REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۴   شمارہ ۲۵

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ر احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۱ر جون کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۶ر احسان (جون)۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام خیریت سے ہیں۔

قادیان ۱۶ر احسان (جون)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال حیدر آباد دکن میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین ۞

۹ر جمادی الاخریٰ ۱۳۹۵ھ   ۱۹ر احسان ۱۳۵۴ ہش   ۱۹ر جون ۱۹۷۵ء

میلاپالئم (تامل ناڈو) میں نئے مشن ہاؤس کا قیام

دو روزہ کامیاب جلسۂ عام۔ چھ افراد کا قبولِ احمدیت

خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے!

(از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس (تامل ناڈو))

خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ اُس نے جماعت احمدیہ میلاپالئم کی دیرینہ آرزو اور ضرورت کو پورا کرتے ہوئے اپنا مشن ہاؤس خریدنے اور اس کا افتتاح نہایت شاندار رنگ میں کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مدراس سے ۴۵۰ (ساڑھے چار سو) میل دوری پر واقع میلاپالئم میں حضرت مولانا عبد اللہ صاحب فاضل مالاباری مرحوم اور مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب کی موجودگی میں ۱۹۵۷ء میں باقاعدہ اس جماعت کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اس وقت سے کرایہ کے مکانوں میں دار التبلیغ کے کام سرانجام دیئے جاتے تھے۔ ۱۹۷۰ء میں چند تعلیم یافتہ نوجوانوں نے بیعت کی جس کے نتیجہ میں تبلیغی سرگرمیاں تیز کر دی گئیں۔ ہر مہینہ میں عام جلسوں کا انعقاد ہونے لگا۔ ان جلسوں میں شرکت کے لئے خاکسار مدراس سے اور مکرم مولوی محمد علوی صاحب فاضل قریبی جماعتوں سے میلاپالئم جاتے رہے۔ مدراس سے نکلنے والے احمدی رسالہ "راہِ امن" اِن تبلیغی سرگرمیوں کے لئے بہت ہی ممد و معاون ثابت ہونے لگا۔ اس کے نتیجہ میں تعلیم یافتہ نوجوان طبقوں میں احمدیت ایک موضوعِ بحث بنی ہوئی ہے۔ اور ان میں احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا رجحان پیدا ہوا۔ اِس صورتِ حال کو دیکھ کر اس علاقہ کے علماء بھی اپنی مخالفت تیز کرنے لگے۔ نیز مسجد میں ہمارے خلاف تقریریں اور فتوے اور مختلف فیصلے ہوتے رہے۔ مخالفتِ احمدیت میں عوام کو ورغلانے کے لئے اپنے تامل رسالوں کو بھی استعمال کرنے لگے۔ ان تمام مخالفانہ سرگرمیوں کے باوجود احبابِ جماعت نہایت جوش و خروش کے ساتھ اپنی تبلیغی سرگرمیاں تیز کرتے رہے۔ اِس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے جماعت کیلئے اپنا ایک دار التبلیغ بنانے کی ضرورت بہت شدت کے ساتھ محسوس کی جانے لگی۔

بالآخر خدا تعالیٰ نے میلاپالئم کی جماعت کو ایک دو منزلہ عمارت خریدنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ گویا کہ مخالفوں نے کُفر کے فتووں بائیکاٹوں اور مخالفانہ سرگرمیوں سے اس علاقہ سے احمدیت کو مٹانا چاہا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے احمدیوں کے قدموں کو مضبوط کرتے ہوئے ایک مستقل دار التبلیغ کے قیام کی توفیق عطا فرمائی۔

اِس دو منزلہ عمارت کی بالائی منزل کو مسجد کے طور پر اور نچلے حصے کو مشن ہاؤس کے طور پر استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جماعت کے ماہانہ تبلیغی عام جلسوں کے پیشِ نظر مشن ہاؤس کے لئے ایک لاؤڈ اسپیکر بھی خریدا گیا ہے۔

اِس عمارت کے افتتاح کے لئے مورخہ ۴ر مئی اتوار کا دن مقرر کیا گیا۔ اور اس تقریب کے متعلق بڑے بڑے پوسٹروں کے علاوہ دعوت ناموں کے ذریعہ تشہیر کی گئی تھی۔ اس تقریب میں شمولیت کیلئے مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب۔ مکرم مولوی محمد علوی صاحب اور خاکسار خاص طور پر مدعو تھے۔ علاوہ ازیں جماعت ہائے مدراس۔ ٹریونڈرم۔ سارن کلم۔ کوٹار۔ شنکرن کوئل۔ اور کالم کوڑی روپ سے احمدی اور زیرِ تبلیغ افراد تشریف لائے ہوئے تھے۔ مختلف جماعتوں سے مشن ہاؤس کے افتتاح پر مبارکبادی دیتے ہوئے کثیر تعداد میں تاریں موصول ہوئیں۔ مشن ہاؤس کی عمارت کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے خوب مُزیّن اور جاذبِ نظر بنایا گیا تھا۔

افتتاحی تقریب

شام کے پانچ بجے مشن ہاؤس کے سامنے خاکسار کی زیرِ صدارت افتتاحی تقریب کی کارروائی مکرم ایس۔ او۔ شاہ الحمید صاحب کی تلاوتِ قرآنِ مجید کے ساتھ شروع ہوئی۔ مکرم وِدوان عبد القادر صاحب بی۔ اے صدر جماعت کے استقبالیہ خطاب کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں جماعتِ احمدیہ میلاپالئم کی ایک دیرینہ آرزو کی تکمیل پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ نیز میلاپالئم میں بیسیوں زبردست اور بڑی بڑی مسجدوں کی موجودگی میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے الگ مسجد اور دار التبلیغ کے قیام کی وجہ بیان کی اور بتایا کہ آج کل ہماری جماعت حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے مشابہ دَور سے گزر رہی ہے۔ ابتدائی زمانہ میں صحابہ کرام رض کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چھوٹی سی مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے اور ساتھ ہی مختلف تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں مشورہ کیا کرتے تھے۔ اُس وقت کفارِ مکہ یہ کہہ کر استہزاء کیا کرتے تھے کہ اِن بے چاروں کو پیٹ بھرنے کے لئے ایک وقت کا کھانا بھی میسر نہیں۔ تن ڈھانکنے کو پورے کپڑے نہیں۔

(آگے دیکھئے ص۸ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ر دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۹ر ۲۰ر ۲۱ر فتح ۱۳۵۴ ہش مطابق ۱۹ر ۲۰ر ۲۱ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو منعقد ہوگا۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احبابِ جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اِس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں ؛

اَلْمُعْلِن: ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۹ احسان ۱۳۵۴ ہش

مشورہ

(۲)

جیسا کہ ہم بدر کے گزشتہ شمارے میں غیر احمدی علماء کی خدمت میں یہ عرض کر چکے ہیں کہ یہ امر ان کے لئے قابلِ غور ہے کہ آخر اس میں کیا راز ہے کہ ان کی طرف سے متواتر نوّے سال سے شدید ترین مخالفتوں کے باوجود احمدیت کا ہر قدم ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے ۔ اور نت نئی سعید رُوحیں احمدیت کو حقیقی اسلام تسلیم کر کے اور اشاعتِ اسلام کے بے پناہ جذبوں سے سرشار ہو کر احمدیت میں داخل ہوتی چلی جارہی ہیں ۔ اور اس علم کے باوجود کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں مخالفین کی طرف سے ہزاروں قسم کی ایذاء رسانیوں کے لئے تیار ہونا ہوگا ۔ انہیں اپنی زندگیوں بھر مخالفت و معاندت کی سُولیوں پر لٹکنا ہوگا ۔ اُن کے گھر مقتل بن جائیں گے ۔ انہیں بائیکاٹ کی اذیتوں کا سامنا ہوگا ۔ انہیں اپنے اموال اور جائیدادوں کے لٹنے کے اندیشوں میں ہمہ اوقات مبتلا رہنا ہوگا ۔ اُن کے بیوی بچوں کو اُن کی آنکھوں کے سامنے قتل کیا جائے گا ۔ اور اُن کے مُردوں کو بے گور و کفن رہ کر گدھوں اور چیلوں کی خوراک بننا ہوگا ۔ وہ خدمتِ اسلام کے جذبوں سے سرشار ہو کر احمدیت قبول کر رہے ہیں ۔

غرض مستقبل کے یہ تمام رُوح فرسا امکانات اُن کے سامنے ہوتے ہیں ۔ لیکن نئے آنے والے آتے جارہے ہیں ۔ اور احمدیت کا قافلہ اپنی تعداد میں اضافہ کرتا ہُوا منزلوں پر منزلیں مارتا ہُوا اور اسلام کی اشاعت کے لئے بے حساب قربانیاں دیتا ہُوا آگے ۔۔۔ اور آگے بڑھتا چلا جارہا ہے ۔ وہ برِ صغیر پاک و ہند کی سرحدوں کی طرف بڑھ رہا ہے ۔ وہ برِ اعظموں میں پھیل رہا ہے ۔ اور آفاق کی طرف رواں دواں ہے ۔ کلمۂ شہادت کو وردِ زبان بنا کر ۔ قرآنِ پاک ہاتھوں میں لے کر اور عظمتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام اہلِ مذاہب کے قلوب میں جاگزیں کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دیتا ہُوا ۔ اسلام کے صدرِ اوّل کے واقعات کو تازہ کرتا ہُوا عزمِ جواں کے ساتھ ۔ ہمتِ بلند کے ساتھ ۔۔۔ !!

ہم اپنے تمام مخالفین کی خدمت میں بصد خلوص و احترام یہ عرض کرتے ہیں کہ خدا کے لئے کبھی تو مخلی بالطبع ہو کر سوچئے کہ یہ کیا ماجرا ہے ؟ خدا تعالیٰ کی اتنی واضح تائید و نصرت ہمارے ساتھ کیوں ہے ۔ ہم روز بروز اتنی ترقیات سے کیوں ہمکنار ہو رہے ہیں ۔ ہمیں اشاعتِ اسلام کی توفیق کیوں مِل رہی ہے ؟ ہمیں قرآنِ پاک کے تراجم دُنیا کی بہت سی بڑی بڑی زبانوں میں شائع کرنے کے مواقع کیوں حاصل ہو رہے ہیں ۔ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے خدمتِ خلق کی راہیں ہر ملک میں کیوں کھول دی ہیں ۔ اور دُنیا کے بہت سے ممالک میں سینکڑوں مساجد تعمیر کرنے کے لئے ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے اسباب کیوں مہیا کر دیئے ہیں ۔ کیا یہ کافروں کا کام ہے ۔ کیا یہ کاذبوں کے کارنامے ہوسکتے ہیں ؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی لئے فرمایا تھا کہ ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

پھر یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے تمام مخالف علماء کا کردار ہمیشہ منفی اور سلبی رہا ہے ۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ان کے اندر دین کی خدمت اور اسلام کی اشاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ۔ اور ان کی تمام دینی تنظیمیں اپنے نوجوانوں کو تبلیغِ اسلام کی راہ پر لگاتیں ۔ اور وہ اپنے ملک کے اندر بھی اور بیرونی ممالک میں بھی جا کر قرآنی تعلیمات کو پھیلاتے ۔ اور اسلام کی حقانیت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کرتے ۔ اور غیر ممالک کی زبانیں سیکھ کر اُن ملکوں کے باشندوں کو اسلام کی ابدی صداقتوں سے روشناس کرواتے ۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہُوا ۔ اور تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں ہمارے وسیع تر نظام کو دیکھ کر بھی اور اس کے بہترین اثمار سے آگاہ ہو کر بھی ان کے اندر خدمتِ دین کے جذبہ نے انگڑائی نہ لی ۔ اور علماء و فضلاء کی وہ سندیں جنہیں تبلیغِ اسلام کے جذبوں سے صیقل کر کے لاکھوں لاکھ غیر مسلموں کی سعید رُوحوں کو اپنے عملِ پیہم کی مقناطیسیت کے ساتھ دائرۂ اسلام کی طرف کھینچا جا سکتا تھا ۔ اور ان کی رُوحانی تشنگی کو اس آسمانی چشمے سے سیراب کیا جا سکتا تھا ۔ وہ بدستور پیاسی ہیں ۔ اور سینکڑوں سالوں سے اُن کی تشنگی آبِ زلالِ محمدؐ کی منتظر ہے ۔ لیکن ان دینی درسگاہوں سے علم و فضل کی سندیں لے کر ہر سال نکلنے والے ہزاروں نوجوان اپنے اپنے خولوں میں بند ہو کر رہ گئے ہیں ۔ اور اُن کے دِلوں میں زیادہ سے زیادہ کوئی جذبہ پیدا کیا گیا تو وہ صرف یہ تھا کہ وہ اپنے ہی ملک کے دیہات میں پھیل جائیں اور دیہی مساجد میں امام الصلوٰۃ بن کر محراب و منبر میں مقید ہو کر رہ جائیں ۔ یا پھر زیادہ سے زیادہ یہ کہ وہ اپنے بِسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر ہماری جماعت کے خلاف شدید ترین اور سنگین تر الفاظ میں فتوی ہائے کُفر کی مسجع و مقفی عبارتیں مرتب کرتے رہیں ۔ یعنی اُس جماعت کے خلاف ۔۔۔ جو اس عشق و جنون میں مبتلا ہے کہ اُس نے قرآنی صداقتوں اور محمدی عظمتوں کو دُنیا کی ساڑھے تین ارب آبادی تک پہنچانا ہے ۔ اور جو شب و روز اپنے اس قول کو عمل کا جامہ پہنا رہی ہے اور جس نے اپنے مسلسل عمل کے ذریعہ سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ دُنیا کے ہر ملک اور ہر مذہب کے لوگ قرآنی تعلیمات کی پذیرائی کے لئے اپنے دِلوں کی کھڑکیاں کھولے بیٹھے ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ کوئی علمبردارِ توحید ، کوئی ثناء خوانِ محمدؐ اُن کے پاس پہنچے اور ان کے سامنے اسلام کی حقانیت پیش کرے ۔ اور ان کے نہاں خانۂ دِل کو نورِ اسلام سے منور کرے ۔

اے علمائے اسلام کہلانے والے بھائیو ! خُدا کے لئے کبھی اس نہج پر بھی سوچئے کہ آپ کے منفی کردار نے اسلام کو کتنا نقصان پہنچایا ہے ۔ آپ اگر خود خدمتِ اسلام کے جذبوں سے تہی تھے تو کم از کم اتنا تو کرتے کہ جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مہمات میں روکیں پیدا نہ کرتے ۔ لیکن آپ نے تو اِس اصول کو اپنایا ہُوا ہے کہ

نہ کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے

آپ کے اس منفی کردار نے ، آپ کے اس سلبی لائحۂ عمل نے اپنی قوتِ عمل کو بھی ضائع کیا ۔ اور ہماری جماعت کی بھی بہت سی انرجی کو ضائع کر دیا ۔ ہماری وہ قوتیں اور وہ صلاحیتیں جو ہم نے آپ کے بیجا حملوں کے دفاع پر خرچ کیں ، اگر ہم انہیں تبلیغِ اسلام پر خرچ کرنے کے مواقع پاتے تو اب تک مزید لاکھوں افراد کے سر محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جُھکے ہوتے ۔ لیکن آپ نے ہر مقام اور ہر موقع پر جماعتِ احمدیہ کی ٹانگ کو پکڑ کر کھینچنا ہی دونوں جہان میں سُرخروئی کا باعث سمجھ لیا ۔ کوئی خدا کا بندہ ، کوئی دردمند دِل رکھنے والا ، کوئی اسلام کا حقیقی عاشق آپ سے یہ نہ کہہ سکا کہ جماعتِ احمدیہ کو تبلیغِ اسلام سے روکنے والو ! خود بھی تو اِسلام کی کوئی خدمت کر کے دکھاؤ !! کئی علّامہ اور لیڈر جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے متاثر ہوئے ۔ اور اُنہوں نے آپ کو غیرت بھی دلائی ۔ لیکن آپ کی غیرت طویل خوابِ خرگوش میں مدہوش رہی ۔ مثال کے طور پر ملاحظہ تو فرمائیے ، اُس زمانہ میں جب احرار پارٹی کے بڑے بڑے لیڈر یہ نصب العین لے کر اُٹھے تھے کہ وہ احمدیت کا نام و نشان تک مٹا دیں گے ۔ مولانا ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر "زمیندار" لاہور نے امرتسر کے ایک بھرے جلسے میں کہا تھا کہ :-

> "کوئی ان احرار سے پوچھے ۔ بھلے مانسو ! تم نے مُسلمانوں کا کیا سنوارا ہے ۔ کوئی اسلامی خدمت تم نے سر انجام دی ہے ؟ کیا بھُولے سے بھی تم نے تبلیغِ اسلام کی ؟ احراریو ! کان کھول کر سُن لو ۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود (امام جماعت احمدیہ) کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے ۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے ۔ قرآن کا علم ہے ۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے ۔ تم میں سے ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حرف بھی پڑھ سکے ۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا ۔ تم خود کچھ نہیں جانتے ۔ لوگوں کو کیا بتاؤ گے ۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے ۔ مرزا محمود کے ساتھ ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے تمہارے پاس کیا ہے ۔ گالیاں اور بدزبانی ۔ تُف ہے تمہاری غدّاری پر ۔
>
> مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں ۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں ۔ دُنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا اگاڑ رکھا ہے ۔"
>
> (ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۵، ۱۹۶)

ہم بصد خلوص اپنے مخالف علماء کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ خُدا کے لئے ۔ رسولؐ کے لئے ۔ قرآن کے لئے ۔ اسلامی صداقتوں کے لئے اپنے حجروں سے باہر نکلئے ۔ اور اِسلام کی کوئی ٹھوس خدمت کر کے دکھائیے ۔ اور خُدا کے لئے گزشتہ نوّے سالہ تجربہ سے سبق سیکھئے کہ احمدیت کا وہ پَودا جو خدا تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے لگایا ہے ، اُسے اُکھاڑنے پر آپ کبھی قادر نہ ہوسکیں گے !!

(ف ۔ ا ۔ گ)

(باقی)

خطبہ جمعہ

اسلام کی روح تقویٰ میں ہے

تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ انسان ہر عمل محض رضائے الٰہی کی خاطر کرے

اس مقام کو حاصل کر کے انسان اللہ تعالیٰ کے غیر محدود فضلوں کا وارث ہو جاتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۷ دسمبر ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ پڑھی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۔ (انفال ع ۴)

اس کے بعد فرمایا۔

گزشتہ پندرہ سولہ دن سے

مجھے گردوں میں انفیکشن (Infection) اور سوزش کی تکلیف رہی ہے ایک تو خود یہ بیماری ضعف پیدا کرتی ہے۔ دوسرے آجکل جو ادویہ اس بیماری میں دی جاتی ہیں ان کے نتیجہ میں ضعف قلب اور ضعف دماغ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے کہ بیماری بہت حد تک دور ہو چکی ہے اور قابو میں ہے لیکن قارورہ کا جو آخری ٹیسٹ ہوا ہے اس میں بھی پس سیلز (puss cells) اور ریڈ سیلز (Red cells) پائے گئے ہیں (دوائی چھوڑنے کے بعد انفیکشن کچھ زیادہ ہو گئی ہے ۲۵ ۱۲/۶۶) آج بھی میں بہت ضعف محسوس کر رہا ہوں۔ لیکن اس خیال سے کہ

رمضان شروع ہو چکا ہے

مجھے اپنے بھائیوں اور دوستوں سے ایک دو باتیں بطور یاد دہانی اور ذکر کے کہنی چاہئیں۔ میں ضعف کے باوجود یہاں اپنے بھائیوں سے ملنے اور کچھ کہنے کے لئے حاضر ہو گیا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں اور پھر اپنے عملی نمونہ سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریروں اور ملفوظات میں اسلام کی جس بنیادی چیز کی طرف ہمیں متوجہ کیا اور بڑے زور اور شدت سے جس کی ہمیں تلقین کی۔ اور جس کے متعلق فرمایا کہ اسلام کی روح اس میں ہے اسے چھوڑنا نہیں۔ اسے بھول نہ جانا۔ اسے ترک نہ کر دینا۔ اس کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرنا وہ چیز تقویٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی نثر میں اور نظم میں۔ اور اپنی تقاریر اور ملفوظات میں اور اپنی کتب میں۔ غرض ہر موقعہ اور ہر مقام پر اور ہر جگہ اس بات پر زور دیا ہے کہ

اسلام کی روح تقویٰ میں ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں ؎

سنو ہے حاصل اسلام تقوےٰ
خدا کا عشق مے اور جام تقوےٰ

یعنی اسلام کا نچوڑ اور لب لباب اور حاصل اسلام تقویٰ ہے۔ اور تقویٰ کی مثال اسلام میں ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ شراب اور صراحی کی مثال ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ کا عشق تقوےٰ کی صراحی کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ تقویٰ ہی ہے جو خدا کے عشق کو اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو ثابت کرتا۔ دکھاتا اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔ کسی کا تقویٰ ہی ہمیں یہ بتاتا ہے کہ یہ انسان واقعہ میں اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والا۔ اس سے تعلق رکھنے والا اور اس سے محبت کرنے والا ہے۔ کیونکہ یہ تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتا ہے

اسلام کی اصطلاح میں

تقوےٰ کے معنے

یہ ہیں کہ انسان اپنے نفس کی اس رنگ میں اور اس طور سے حفاظت کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول نہ لینے والا ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ اس کا "کرنا" اور اس کا "ترک کرنا" ہر دو اس بات پر منحصر ہوں کہ آیا اس چیز کے کرنے سے میرا رب راضی ہوگا۔ آیا اس چیز کو ترک کر دینے کے نتیجہ میں میں اپنے مولیٰ اور اپنے پیدا کرنے والے کی محبت کو حاصل کروں گا۔ اگر اس کا علم۔ اگر اس کی فراست اس کو یہ کہے کہ اگر تم نے یہ چیز چھوڑ دی تو تمہارا پیدا کرنے والا تم سے خوش ہو جائے گا۔ اگر تم نے ان باتوں کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ تو وہ اسے کرنے لگ جائے گا۔ یا ترک کر دے گا۔ غرض اس اصول کے مطابق وہ بعض چیزوں کو ترک کرتا ہے اور بعض چیزوں کو اختیار کرتا ہے اور پھر تقویٰ ہی یہ بتاتا ہے کہ نیکی اور بدی کا فیصلہ میرے اختیار میں نہیں بلکہ جو چیز اور جب میرا رب کہے کہ کرو مجھے کرنی چاہیئے اور جب اور جس چیز کے متعلق وہ کہے کہ نہ کرو۔ مجھے وہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اسلام کی روح اور حقیقت یہ ہے۔ اور

اگر آپ غور کریں

تو آپ اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس مقام کو حاصل کر لینے کے بعد انسان پر کلی فنا وارد ہو جاتی ہے۔ اس کا اپنا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اس کی ہر حرکت اور اس کا ہر سکون اپنے مولیٰ کے لئے ہو جاتا ہے۔ وہ کسی چیز سے اس لئے نفرت نہیں کرتا کہ اس کی طبیعت یا اس کی عقل اس چیز کو برا سمجھتی ہے۔ بلکہ وہ صرف اس وقت اور ان چیزوں اور ان اعمال سے نفرت کرتا اور ان سے پرہیز کرتا ہے جب وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرا خدا یہ کہتا ہے یہ چیزیں۔ یہ اعمال قابل نفرین ہیں۔ اور یہ کہ ان کے قریب بھی نہیں جانا چاہیئے۔ وہ یہ ایمان رکھتا ہے کہ مجھے اس بات کی سمجھ آئے یا نہ آئے کہ یہ چیزیں کیوں قابل نفرت ہیں۔ لیکن چونکہ وہ میرے رب کو پسند نہیں اس لئے مجھے بھی پسند نہیں۔ غرض جب وہ کسی چیز کو اچھا سمجھتا اور محبت اور شوق کے ساتھ اسے کرتا اور اس پر عمل پیرا ہو کر ہر قسم کی دنیوی تکالیف اپنے اوپر لیتا ہے تو اس لئے نہیں کہ دنیا اس چیز کو اچھا سمجھتی ہے یا اس کا نفس اس چیز کو اچھا سمجھتا ہے بلکہ صرف اور صرف اس وجہ سے کہ وہ اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میرے محبوب، میرے رب کی نگاہ میں ایسا کرنا محبوب اور پیارا ہے۔ اور اگر میں یہ اعمال بجا لاؤں تو میرا خدا مجھ سے خوش ہو جائے گا۔ کوئی مقصد اس کے سامنے نہیں ہوتا۔ سوائے اپنے رب کی رضا کے۔ اور اسے کسی چیز کی تلاش نہیں ہوتی سوائے اپنے پیدا کرنے والے کی محبت کے۔

اللہ تعالیٰ اس مختصر سی آیت میں جو میں نے پڑھی ہے۔

بڑا ہی لطیف مضمون

بیان کرتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہو۔ جو یہ کہتے ہو کہ ہم نے اپنے رب کو ان پاکیزہ اور مقدس اور کامل اور مکمل صفات کے ساتھ مانا ہے جو اسلام نے اس کی پیش کی ہیں۔ اور جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ اس کی بھیجی ہوئی آخری شریعت پر ہم ایمان لائے۔ جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ ہم اس کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور حقانیت کو تسلیم کرنے والے ہیں۔ اور اس پر پختہ ایمان رکھنے والے ہیں۔ ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کروگے تو اللہ تعالیٰ کا تمہارے ساتھ یہ سلوک ہوگا کہ وہ تمہیں فرقان عطا کرے گا۔ اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی تقویٰ پر قائم ہونا اور تقویٰ کی راہوں پر چلنا اور تقویٰ کے نور میں لپٹ کر اپنی زندگی کو گزارنا یہ ایک امتیازی اور ایک ممتاز زندگی ہے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی خاطر دنیا کو چھوڑ کر اس کی رضا کی جستجو میں ایک ممتاز زندگی کو اختیار کروگے تو

تمہیں خوشخبری ہو

کہ تمہارے مولیٰ کا تمہارے ساتھ سلوک بھی بڑا ممتاز ہوگا اور اللہ تعالیٰ بڑے امتیاز کے سامان تمہارے لئے پیدا کرے گا۔ تم انسان ہوگے لیکن دوسرے انسانوں سے ممتاز ہوگے۔ خدا تعالیٰ ہزاروں راہیں تمہارے امتیاز کے اظہار کے لئے دنیا پر کھولے گا۔ وہ دنیا کو یہ بتائے گا کہ یہ میرا بندہ ہے۔ اس نے میری خاطر دنیا کو چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ ہر قسم کی تکلیف اور ہر قسم کی ایذا رسانی میرے لئے بشاشت کے ساتھ قبول کرنے والا ہے۔ ساری دنیا اسے ذلیل کرنے کے لئے تیار ہوجائے۔ ساری دنیا اسے رسوا کرنے کے درپے ہوجائے۔ ساری دنیا اسے ہلاک کرنے پر تُلی ہوئی ہو تب بھی یہ دنیا کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ جب میری آنکھ میں پیار دیکھتا ہے تو ساری دنیا کے دکھ درد بھول جاتا ہے۔ جب اسے میری رضا کی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے تو دنیا کی کوئی تکلیف اس کے لئے تکلیف نہیں رہتی۔ یہ میرا بندہ ہے اس نے میرے لئے ایک امتیازی زندگی کو اختیار کیا ہے۔ میں بھی اس کے ساتھ ایک خدایانہ سلوک اختیار کروں گا اور اس کے امتیاز کے بڑے سامان پیدا کروں گا۔

یجعل لکم فرقاناً کے ایک معنے

یہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہونے والوں کو میں ایک نور عطا کروں گا اور انہیں اس نور کے ذریعہ یہ توفیق دوں گا کہ وہ حق اور باطل میں فرق کرنے لگیں۔ سچی بات دنیا پر مشتبہ ہو تو ہو لیکن میرے ان بندوں کے لئے حق و باطل سچی اور جھوٹی بات میں اتنا فرق ہوگا کہ کبھی بھی انہیں کوئی دھوکہ نہیں لگے گا۔ تقویٰ کے نتیجہ میں ان کے لئے ایک نور آسمان سے نازل ہوگا۔ وہ نور ان کے آگے آگے چلے گا۔ اور روشنی اور اندھیرے میں فرق کرتا چلا جائے گا۔ ان کے عمل بھی نور بن جائیں گے۔ ان کے اقوال بھی نور بن جائیں گے ان کے خیالات بھی نور بن جائیں گے۔ ان کی زندگی سراپا نور بن جائے گی۔ کیونکہ انہوں نے میرے لئے تقوےٰ کی راہوں کو اختیار کیا تھا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کی کمزوریاں دور کردی جائیں گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تقوےٰ کی راہوں کو اختیار کرنے کے دن سے اور وقت سے پہلے جو غفلتیں اور کوتاہیاں ان سے سرزد ہوئی ہوں گی اللہ تعالیٰ انہیں معاف کردے گا۔ وہ ان کے اوپر اپنی مغفرت کی چادر ڈال دے گا۔ اور ایک معصوم کی سی زندگی انہیں عطا کرے گا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے ایسے بندے کو بڑے پیار سے فرمایا کہ یہیں پر بس نہیں بلکہ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اندازہ لگانا بھی تمہارے لئے ممکن نہیں ہے اس لئے ہم ان فضلوں کو بیان نہیں کرتے لیکن اصولی طور پر تمہیں یہ بتا دیتے ہیں کہ

اللہ بڑا ہی فضل والا ہے

وہ تم پر اتنے فضل کرے گا کہ جب تم ان فضلوں کے وارث ہوگے۔ صرف اس وقت تمہیں ان کی حقیقت محسوس ہوگی اور تب تمہیں ان کی لذت اور سرور ملے گا تب تمہیں معلوم ہوگا کہ خدا کس قدر فضل کرنے والا ہے۔ پھر یہیں پر بس نہیں ہوگی بلکہ فضل کے بعد فضل تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا چلا جائے گا اس لئے کہ تم نے اس کی خاطر تقویٰ کی راہوں کو اختیار کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے بھی اور آپ کو بھی تقویٰ عطا کرے کہ اس کے فضل کے بغیر تقویٰ کا حصول بھی ممکن نہیں ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں

نفلی عبادات اور ذکرِ الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۶۰ سے کچھ زائد مہینوں تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں جس کے لئے ہر محلہ، قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری حصہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کرلیا جائے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا پڑھی جائے۔ اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔

۴۔ تسبیح و تحمید[1]۔ درود شریف اور استغفار ۳۳-۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:-

(۱)۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۲)۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

[1] تسبیح و تحمید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔
استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

اَخْبَارِ قَادِيَانْ

۱۔ گزشتہ ہفتہ مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ امرتسر آنکھوں کے آپریشن کی غرض سے تشریف لے گئے۔ اور آپریشن ہوا جو کامیاب رہا۔ اب بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہو رہے ہیں۔

۲۔ مکرم سردار نصیر احمد صاحب آف کینیا مورخہ ۱۱/۶/۷۵ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے تشریف لائے اور مورخہ ۱۵/۶/۷۵ کو بغرض سیاحت کشمیر تشریف لے گئے۔

۳۔ مورخہ ۱۲/۶/۷۵ کو بی۔ اے فائنل کا ریزلٹ نکلا جس میں ہمارے دو لڑکے اور تین لڑکیاں عزیزہ منیر احمد صاحب حافظ آبادی ابن مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش۔ عزیزہ منظور احمد صاحب ابن مکرم ظہور احمد صاحب گجراتی درویش۔ عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش عزیزہ عزیزہ مبارکہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش اور عزیزہ صبیحہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی درویش بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوئیں۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

آخری قسط

جنوری ۱۹۷۲ء میں

حج بیت اللہ شریف اور زیارت مدینہ منورہ کے

روح پرور و ایمان افروز حالات

از الحاج حضرت سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ مرحوم و مغفور

(ترتیب و پیشکش: محمد حفیظ بقاپوری)

مزدلفہ میں قیام

مناسک کی رُو سے غروب آفتاب کے ذرا بعد اس میدان (عرفات) سے نکل آنا لازمی ہے۔ اور مغرب و عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں آکر قصر اور جمع کرکے پڑھنی چاہئیں اس کے ماتحت وقت کے مطابق ہم نے خیمے خالی کر دیئے ٹیکسی میں سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں مشعر الحرام واقع ہے۔ یہاں بھی حکومت نے بڑی وسیع مسجد تعمیر کی ہے ساری عمارت اور بلند مینار پر بجلی کی روشنی جگمگ کر رہی تھی۔ ہزاروں کی تعداد میں موٹریں اور بسیں پہنچ رہی تھیں۔ سڑکیں اتنی چوڑی ہیں کہ ہر سڑک پر چار موٹروں کو شانہ بشانہ چلایا جا رہا تھا۔ سارے راستہ میں ٹریفک پولیس تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر متعین ہو کر کنٹرول کر رہی تھی سارے میدان میں یوں تو اندھیرا تھا۔ مگر گاڑیوں کی ہیڈلائٹ دوکانداروں کے گیس لیمپ اور بعض زائرین کے ٹارچ وغیرہ سے نسبتاً آسانی میسر تھی۔ ڈرائیور نے ٹیکسی ایک جگہ سڑک کے متصل کھڑی کر دی۔ محترم پیر صاحب کی طبیعت چونکہ علیل ہو گئی تھی اس لئے انہوں نے تو گاڑی کے اندر ہی شب بسر کی۔ باقی سب نے گاڑی کے اطراف میں زمین پر اپنے بوریئے بستر بچھا دیئے۔ میرے لئے تو دونوں ماں بیٹے نے بہت ہی ملائم اور آرام دہ گدے لگا دیئے مگر خود صرف ایک ایک دری پر درویشی کی شب گزار دی۔ جزاہم اللہ خیرا۔ اسی زمین سے شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے لئے زائرین کو چن، کر چنے کو ہمراہ لے جانے کی ہدایت ہے۔ ہمارے قافلے نے بھی مطلوبہ تعداد چن کر اپنی اپنی گرہ میں باندھ لیں)۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں محترم مرزا صاحب نے قصر کے ساتھ جمع کرکے پڑھائیں۔

٭

اسی گرامی نامہ میں حضرت سیٹھ صاحب، مرحوم نے محترم مرزا عبدالحق صاحب کے بچھڑ جانے کا واقعہ قلمبند فرماتے ہوئے ان کے واپس آجانے پر جس کیفیت میں انہوں نے رات گزاری اس کا ذکر کرتے ہوئے مکرم مرزا صاحب کی نسبت تحریر فرمایا "— انہوں نے غزنی کے بادشاہ اور فقیر کی شب گزاری کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ جب میں الگ ہو گیا تو کچھ وقت تو تلاش میں ضائع کیا۔ پھر نا امید ہو کر بمشکل مشعر الحرام میں داخل ہوا۔ کافی سردی تھی جو کہ زیادہ تر نوافل اور دعاؤں میں گزاری پھر خدا کے ایک نیک بندے نے کمبل دیا۔ دلاسا دیا اور ہر قسم کی امداد سے میرا دل مضبوط کیا۔ صبح کی نماز کے بعد قافلہ کے قیام کی جگہ میں نے ڈھونڈلی مگر آپ لوگ روانہ ہو چکے تھے اس لئے میں بھی ٹیکسی کو چار ریال دے کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح سلامت یہاں آسکا ہوں۔ الحمد للہ

باپ کا بیٹی کو مشفقانہ مشورہ

اسی گرامی نامہ میں حضرت سیٹھ صاحب مرحوم و مغفور اپنی بیٹی کو سفر حج کے بارہ میں پُر شفقت مشورہ دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

عزیزہ شکیلہ کو ایسے سفر کے لئے ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے۔ اور ابھی سے عربی کے ہندسے، الفاظ اور عام بول چال سیکھنا شروع کرنا چاہیئے۔ ہندی اور بنگالی ہندسے تو میں نے تم کو سکھائے تھے۔ وہ بھی مفید تھی مگر یہ زبان تو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ تمہارے دونوں بھائی اسے بخوبی جانتے ہیں۔ دُنیا کے دھندوں میں پڑ کر اگر بھول نہ گئے ہوں تو ابھی سے کاپی پر اس کی مشق شروع کرا دیں۔ بیشتر عبادات میں، مساجد میں لگے ہوئے کتبوں کے پڑھنے میں، زیارات میں اور عربی کی طالبات سے تبادلہ خیال میں یہ بنیادی ضرورت ہے۔ اور سب سے آخر یہ خریداری کے وقت بھی بہت کام کرتی ہے

مکہ معظمہ سے ایک اور گرامی نامہ

بنام مکرم الحاج سیٹھ محمد ابراہیم صاحب آف کانپور و دیگر رشتہ داران

بمورخہ ۲ فروری ۱۹۷۲ء کو حضرت سیٹھ صاحب مرحوم نے مکہ معظمہ سے ایک اور مکتوب محترم الحاج سیٹھ محمد ابراہیم صاحب آف کانپور اور دوسرے رشتہ داروں کے نام ارسال فرمایا۔ جس میں زمانہ گزشتہ میں فریضہ حج بجالانے کی مشکلات کا موجودہ وقت میں حاصل شدہ سہولیات کا پُر لطف موازنہ کرتے ہوئے بعض دیگر کوائف کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"— اس مقدس سفر کے مختصر حالات میں نے عزیزان منیر اور نصیر کی طرف لکھے ہیں آپ نے بھی ملاحظہ کئے ہوں گے۔ آپ کو جس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حج کرنے کی سعادت عطا فرمائی تھی اس میں آرام گو بہت کم تھا۔ مگر ثواب اور اجر بہت زیادہ تھا۔ اب تو "ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ آئے چوکھا" والا معاملہ ہے۔ کیا اونٹوں پر سفر، کھیانک دشوار گزار کچی سڑکیں اور بدوؤں کی جھڑکیاں اور کہاں اب ہوائی جہاز پر صرف ۴ گھنٹے کا سفر، بڑی وسیع، روشن اور ربر والی سڑکیں۔ شاندار موٹریں اور دس دس منزلہ لفٹ والی عمارات — لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ ان مقامات پر آنے والے زائرین کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعائیں اپنے حقیقی معنوں میں اب ہی پوری ہو رہی ہیں۔ سارا عرب دولت سے ریل پیل ہو رہا ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی عظمت اور خوبصورتی پر لندن اور پیرس کو بھی رشک آتا ہو گا۔ دُنیا کی ہر نعمت ہر آرام اور ہر قسم کی فارغ البالی یہاں میسر ہے۔ منیٰ میں تین شیطانوں کو کنکریاں مار لینا تو بہت آسان ہو گیا ہے۔ مگر اپنے نفس کے شیطان کو زیر کرنا انتہائی دشوار ہو گیا ہے۔

مکرم حاجی صاحب! ایسے حالات میں دُعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ حج کے مناسک ادا کرکے مجھ پر "حاجی" اور والدہ منیر احمد پر "بی حجن" کا لیبل تو لگ گیا ہے اور یہاں تشریف پر پہلے ہی لگا ہوا ہے۔ لیکن یہ تب ہی صحیح ہو سکتا ہے جب ہم اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے کردار سے اپنے آپ کو اہل ثابت کریں۔ ہمارے دل و دماغ میں وہ نور ہمیشہ روشن رہے۔ جو ان مقدس مقامات میں جگمگا رہا ہے۔ مولیٰ کریم سلسلہ احمدیہ کو ترقی دے اور ہمارے احباب کو اس مقدس سفر کی آسانیاں میسر فرمائے —

٭

مبارک سفر حج سے متعلق جدہ سے آخری خط

چند دیگر حسین یادیں اور ارضِ حرم سے واپسی کا رُوح پرور تذکرہ

حضرت الحاج سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم نے مورخہ ۶ فروری ۱۹۷۲ء کو جدہ سے جو گرامی نامہ اپنے بیٹوں کے نام تحریر فرمایا اس میں بھی آپ نے سفر حج اور واپسی کے چیدہ چیدہ کوائف کا ذکر فرمایا جس کے چند اقتباس درج ذیل ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"— ہم یہاں ۳ جنوری کو پہنچے تھے اور آج ۶ فروری کو اس دیارِ محبوب کو الوداع کہہ رہے ہیں۔ یہ ۳۴ دن خدا تعالیٰ کی مہربانی سے بہت ہی اچھے، مبارک اور آرام سے گزرے الحمد للہ۔ تم سب کو بھی یہاں آنے اور ان پیارے مقامات کی زیارت کے مواقع نصیب ہوں۔

٭

یہاں ایرانی ترکی اور ہمسایہ عرب ممالک کے سب زائرین کی ڈاڑھیاں صفا چٹ نظر آئیں۔ جو قلیل تعداد داڑھیوں کی نظر آئی بھی وہ صرف بعض عربوں۔ پاکستانی اور ہندوستانی زائرین کی۔

٭

اس مقدس سفر کے دوران میں زائرین کی رہنمائی کے لئے کثرت سے پاکٹ بک سائز کی کتابیں ہندوستان و پاکستان میں بعض ادارے مفت تقسیم کرتے ہیں جن میں وہ دعائیں درج ہوتی ہیں جو مختلف مقامات میں پڑھنی چاہئیں اکثر لوگ طواف وغیرہ کے وقت ایسی کتابیں سامنے رکھ کر چلتے بھی جاتے ہیں اور پڑھتے بھی جاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ ان پڑھ ہوتے ہیں ان کی آسانی کے لئے حرم شریف میں کافی تعداد میں پیشہ ور معلم چکر لگاتے رہتے ہوتے ہیں اور چند ریال لے کر یہ خدمت

اس طرح کہ وہ آگے آگے بلند آواز سے پڑھتا ہے اور یہ بوڑھے طوطے کی طرح دُہراتے جاتے ہیں۔ مجھے نہ تو یہ دُعائیں یاد ہیں اور نہ ہی میں ان پیشہ وروں کے چکر میں پڑنا پسند کرتا ہوں۔ اس لئے میں نے ابتداء سے ہی ہر دفعہ طواف اور صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے علاوہ مقررہ مسنون دُعاؤں کے مندرجہ ذیل ترتیب سے ذیل کی دُعائیں پڑھیں جو ہر خواہش و آرزو اور ضرورت پر حاوی ہیں

۱۔ یاحیّ یاقیّوم برحمتك استغیث = طواف اور سعی کے پہلے پھیرے میں۔

۲۔ اللّٰھم صلّی علی محمّد و اٰل محمّد و بارك وسلّم ۔ دوسرے پھیرے میں۔

۳۔ ربّ کلّ شیٔ خادمك ربّ فاحفظنا وانصرنا وارحمنا = تیسرے پھیرے میں۔

۴۔ ربّنا اٰتنا فی الدّنیا حسنةً وفی الاٰخرة حسنةً وقنا عذاب النّار = چوتھے پھیرے میں

۵۔ اللّٰھمّ اغفرلی وارحمنی وانصرنی وارزقنی واجبرنی وعافنی واھدنی پانچویں پھیرے میں

۶۔ استغفر اللہ ربّی من کلّ ذنب وّ اتوب الیہ = چھٹے پھیرے میں

۷۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم = ساتویں پھیرے میں۔

طواف کے خاتمہ پر حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہوکر یہ دُعا پڑھتا تھا۔ ربّنا لا تؤاخذنا اِن نسینا اَو اخطانا۔ ربّنا ولاتحمل علینا اصراً کما حملته علی الّذین من قبلنا۔ ربّنا ولاتحمّلنا مالا طاقة لنا به واعف عنّا واغفرلنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین ۔ اور پھر اپنی زبان میں متفرق حاجات و ضروریات کی تفصیل ــــ اس کے بعد اسی جگہ دو نفل پڑھتا تھا پھر قریب ہی چاہ زمزم ہے وہاں کا پانی پی کر سعی کا موقع ہو تو اس کے سات چکر لگا کر قینچی سے تھوڑے سے بال کاٹ کر احرام کھولدیا جاتا ہے۔ حکومت نے صفا اور مروہ کا کچھ نشان جوں کا توں برقرار رکھا ہے اور بقیہ پہاڑیوں اور درمیانی فاصلہ کو سنگِ مرمر کے فرش سے مزین کردیا ہے یہ جگہ حرم شریف سے بالکل متصل ہے اس طرف سے باہر نکلنے کے لئے دس دروازے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ابتدائی ایام کے علاوہ اب عمرہ کے لئے ہم تینوں روزانہ ہی طواف اور سعی کرتے ہیں۔ زبیدہ اور شریف تو خیر کافی چست ہیں ماشاءاللہ مگر میں بھی بڑی بشاشت اور شرحِ صدر سے اگر ان سے آگے نہیں نکل سکتا تو کسی وقت پیچھے بھی نہیں رہ جاتا۔ الحمد للہ۔

۲۳ر ماہِ حال کو صبح کے وقت جب حرم شریف گئے تو معلوم ہوا کہ ملک معظم طواف کے لئے تشریف لارہے ہیں۔ خانۂ خدا کے اردگرد کا صحن زائرین سے خالی کرلیا گیا تھا۔ اور دائرہ میں پولیس کی بھاری جمعیت استادہ تھی۔ ہم اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے مسجد کی بالائی منزل پر گئے۔ وہاں بھی پولیس کا زبردست پہرہ تھا۔ اور پیچھے ہزاروں زائرین کھڑے تھے۔ قریباً نو بجے ملک معظم سرخ ٹوپیوں والے باڈی گارڈ کے دائرہ کے اندر تشریف لائے۔ عرب کے قومی لباس میں ملبوس تھے۔ ان کے وزراء اور اسلامی ممالک کے سفراء ہمراہ تھے۔ طواف کے سات پھیروں کے بعد چاہِ زمزم کے قریب چبوترہ پر دو نفل ادا کئے۔ بیت اللہ کا دروازہ کھولا گیا۔ جس کے قریب سیڑھی لگائی گئی۔ نوافل کے بعد بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے صاف کیا اور پھر باہر تشریف لے گئے۔ اس تقریب پر تقریباً دو گھنٹے لگے۔

ہم نے اس آخری ہفتہ میں عمرہ کرنے کا پروگرام بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے صدقہ میں بڑی آسانی عطا فرمائی۔ ۳۱ر جنوری سے ۳ر فروری تک ہم میں سے ہر ایک نے چار عمرے کئے۔ مگر ۵ر کو میں نہیں جاسکا کیونکہ نزلہ اور زکام کی وجہ سے مجھے بخار ہوگیا تھا۔ ہم علی الصبح ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہوکر ٹیکسی پر تنعیم کو جایا کرتے یہ مقام مدینہ منورہ سے آنے والی سڑک پر دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں سے عمرہ شروع کیا جاتا ہے ٹیکسی والے ۲ ریال فی کس لیتے ہیں۔ وہاں ایک مسجد ہے جہاں زائرین دو نفل ادا کرتے ہیں بعدہٗ حرم شریف میں داخل ہوکر طواف کیا جاتا ہے۔ دو نفل ادا کرکے آبِ زمزم نوش کرتے ہیں اور صفا و مروہ کی سعی کرتے ہیں۔ اسی طرح روزانہ کا معمول تھا۔ ہم نے مندرجہ ذیل بزرگوں اور عزیزوں کی نیت سے عمرے کئے۔ ماشاءاللہ۔

(الف) عمرہ کرنے والے کا نام۔ محمد صدیق
جن کے لئے عمرے کئے ان کے نام :۔

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
۲۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ
۳۔ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
۴۔ عزیزہ شکیلہ

(ب) عمرہ کرنے والے کا نام۔ زبیدہ
جن کے لئے عمرے کئے ان کے نام :۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۲۔ حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۳۔ محترمہ ام طاہر مرحومہ
۴۔ ان کے والد مرحوم یعنی میاں جی
۵۔ میری والدہ مرحومہ

(ج) ۔ عمرہ کرنے والے کا نام۔ شریف احمد
جن کی طرف سے عمرے کئے گئے اُن کے نام :۔

۱۔ منیر احمد ۲۔ نصیر احمد ۳۔ ناصرہ بی بی ۴۔ میاں مبارک دین صاحب مرحوم ۵۔ فرزانہ

آخری تین دنوں میں پیر صلاح الدین صاحب کی اہلیہ اور پروفیسر صاحب کی صاحبزادی نے بھی ہمارے ساتھ شرکت کی۔

کل پچھلے پہر مکہ معظمہ کے مضافات میں واقعہ زیارات پر ٹیکسی پر گئے ٹیکسی والے نے جملہ زیارات کے لئے ۲۰ ریال لئے جس میں ہر فرد نے بحصہ رسدی حصہ لیا۔ ہم تینوں یعنی پیر صلاح الدین صاحب۔ پروفیسر صاحب کی صاحبزادی ایک اور لاہور کے دو احمدی بھائی بہن۔ جو ہمارے متصل ہی قیام پذیر ہیں۔

زیارات :۔

۱۔ حضرت رسولِ کریم صلعم کی پیدائش جس مکان میں ہوئی۔ یہ بند تھا باہر کھڑے ہوکر دُعائیں کیں۔

۲۔ غارِ حرا۔ اس پر چڑھنا بہت دشوار ہے پہاڑ کے دامن میں ہی کھڑے ہوکر نفل پڑھے

۳۔ جنّت المعلّٰی۔ اس قبرستان میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ۔ حضرت آمنہ اور صاحبزادی رقیہ بنت رسول خدا صلعم اور عبداللہ بن زبیر کے مزار ہیں۔ سب پر کھڑے ہوکر دُعائیں کیں۔ یہاں حضرت عبدالمطلب اور ابوطالب کے بھی مزار ہیں۔

۴۔ مسجدِ جن۔ یہ صرف نماز کے وقت کھلتی ہے۔ باہر ہی کھڑے ہوکر دُعائیں کیں۔

۵۔ غارِ ثور۔ ٹیکسی والے نے یہاں جانے سے انکار کردیا کہ بہت دور ہے۔

یہاں سگریٹ کا عام رواج ہے ہر چھوٹے بڑے کے ہاتھ میں نظر آتا ہے بلکہ معلّم صاحبان اور دیگر دوکاندار تو بڑے شاندار حقّے لئے باہر چبوتروں پر بیٹھے ہوتے ہیں اور بڑے ٹھاٹھ سے لمبے لمبے کش لگا رہے ہوتے ہیں۔

ارضِ حرم سے واپسی اور طوافِ افاضہ

ہم نے علی الصبح ناشتہ کیا۔ پھر میں تو بوجہ بخار گھر پر ہی رہا۔ ان دونوں نے حرم شریف میں جاکر الوداعی طواف کئے اور میری نمائندگی کا طواف بھی کیا۔ سامان باندھا ایک سالم ٹیکسی ۳۰ ریال پر حاصل کی۔ کھانا کھایا اور ظہر کی نماز پڑھکر توکل بر خدا مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے۔ ۴۵ میل سفر کرکے ۳ بجے جدہ میں داخل ہوئے اور حاجی کیمپ میں قیام ہے۔ جدہ انٹرنیشنل پورٹ ہے بہت وسیع اور عظیم الشان شہر ہے۔ سہ منزلہ عمارت ہے۔ بمبئی کے حاجی مسافرخانے کی طرح بڑے بڑے کمرے ہیں۔ روشنی اور صفائی کا بہترین انتظام ہے۔ یہاں بھی سامان سے بھری ہوئی بے شمار دُکانیں ہیں۔ جن زائرین کی خریداری کی حسرت ابھی پوری نہیں ہوئی وہ اپنا بقایا اندوختہ یہاں خرچ کر رہے ہیں۔ ہم نے بھی کچھ سامان تو خریدا ہے مگر وہ دوسرے لوگوں کی نسبت آٹے میں نمک کے برابر ہے۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۔ (پ ۱۸ ع ۱) جس سے ظاہر ہے کہ زکوٰۃ دینے والے مومن دُنیا اور آخرت میں کامیاب رہیں گے جس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

جس سے ظاہر ہے کہ نمازیں اور زکوٰۃ ادا کرنے والے لوگ ہی خدا تعالےٰ کی حقیقی ہدایت پر ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اشاعتِ اسلام کا عظیم الشان منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صوبہ بنگال۔ اڑیسہ اور یوپی کا کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ

آٹھ افراد بیعت کر کے سِلسِلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن۔ بمبئی

نظارت دعوۃ تبلیغ قادیان کی ہدایت کے ماتحت خاکسار صوبہ بنگال۔ اڑیسہ اور اُتر پردیش کی جماعتوں کے تبلیغی و تربیتی دورہ کے لئے مورخہ ۲۵ر اپریل کو بمبئی سے روانہ ہو کر ۲۷ر اپریل کو کلکتہ پہنچا۔ اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ بنگال اور مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ اڑیسہ کے مشورہ سے دونوں صوبوں کے دورہ کا پروگرام مرتب کیا اور جماعتوں کو اطلاع دی۔

صوبہ بنگال

صوبہ بنگال میں موضع۔ کیرہ۔ رڈا ٹمنڈ ہاربر)۔ تکھی کانت پور (مرشد آباد) اور بشیر ہاٹ میں تین تبلیغی جلسوں میں شرکت و تقاریر کیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں جلسے توقعات سے بڑھ کر کامیاب ہوئے کیونکہ غیر احمدی حضرات ان جلسوں میں کثرت سے شامل ہوئے۔ اور تقاریر کو سماعت فرمایا۔ اور ان مواقع پر جماعت کے تبلیغی لٹریچر کو خوب تقسیم کیا گیا۔ میرے ہمراہ اس دورہ میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے سکریٹری تبلیغ بھی تھے۔ انہوں نے بھی تقاریر کیں۔

دوران قیام کلکتہ دو خطبات جمعہ پڑھے اور ایک تربیتی اجلاس میں شرکت و تقریر کی۔ اس دورہ کی تفصیلی رپورٹ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر پیش فرمائیں گے۔

صوبہ اڑیسہ۔ سورو میں آٹھ افراد داخل سِلسلہ ہوئے

حسب پروگرام یکم مئی کو خاکسار کلکتہ سے صوبہ اڑیسہ کے دورے پر روانہ ہوا۔ ۱۱ر مئی کو صبح کو سورو پہنچا۔ اُسی شام کو سورو میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے ۲½ گھنٹے مسائل احمدیت پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد اُسی جلسہ میں آٹھ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۱۹۵۸ء میں یہ جماعت قائم ہوئی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس جماعت کی تعداد قریباً ۱۵۰ افراد پر مشتمل ہے۔ ہر سال نئے مبائعین کا اضافہ ہوتا ہے۔ اللّٰھمّ زد فزد۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کے اموال و نفوس میں برکت دے اور وہ دینِ اسلام کی پیش از بیش خدمات کی توفیق پائیں۔

بھدرک میں جلسہ

حسب پروگرام ۱۲ر مئی شب کو بھدرک ضلع بالاسور میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار اور مولوی غلام مہدی ناصر صاحب نے تقاریر کیں۔ اور یہ اجلاس قریباً تین گھنٹہ جاری رہا۔

بھدرک میں جماعت احمدیہ کی نئی مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ جس کا سنگ بنیاد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے رکھا ہے۔ انشاء اللہ موسم برسات سے قبل یہ مسجد مکمل ہو جائیگی۔ اللہ تعالیٰ تکمیل تعمیر کے مناسب اسباب مہیا فرما دے۔ آمین۔

کٹک کو روانگی

۱۳ر مئی کو خاکسار بھدرک سے کٹک پہنچا۔ ۱۴ر مئی کو دہواں ساہی (سونگھڑہ) میں جلسہ تھا۔ مگر خاکسار طبیعت کی خرابی کی وجہ سے اُس میں شرکت نہ کر سکا۔ مگر مکرم مولوی غلام مہدی ناصر صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی فاروق احمد صاحب انسپکٹر بیت المال نے اس جلسہ میں شرکت کی۔

کیرنگ میں سالانہ کانفرنس میں شرکت

مورخہ ۱۵ر مئی کو خاکسار کیرنگ ضلع پوری پہنچا۔ اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ حیدر آباد بھی ۱۶ر مئی کو کیرنگ میں تشریف لائے۔ یہاں ۱۷ر مئی دو روز جماعت کا سالانہ جلسہ تھا۔ تعداد کے اعتبار سے یہ جماعت ہندوستان کی سب سے بڑی جماعت ہے۔ اس سالانہ کانفرنس کا پروگرام چار اجلاسوں پر مشتمل تھا۔ جن کی خاکسار نے صدارت کی اور کانفرنس کا افتتاح کیا۔ چاروں اجلاسوں میں علماء کرام نے مختلف موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ صوبہ اڑیسہ اور بنگال کی جماعتوں کے احمدی احباب غیر از جماعت احباب بھی اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔ مقامی جماعت نے مہمانوں کی مہمان نوازی یعنی قیام و طعام کا بہت ہی اچھا انتظام کیا ہوا تھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس کانفرنس کے پہلے روز "مینارہ محمود" کا بھی افتتاح ہوا۔ جس کو احباب جماعت نے مسجد احمدیہ کے بائیں جانب اذان دینے کے لئے تعمیر کیا۔ کیرنگ میں بجلی آنے کی وجہ سے مسجد اور مینارہ کی رونق دوبالا ہو گئی ہے۔ دوران قیام کیرنگ ایک خطبہ جمعہ پڑھا اور چار تربیتی اجلاسوں میں شریک ہو کر تقاریر کیں۔ اور احباب جماعت کو اُن کی تبلیغی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ صوبہ اڑیسہ کے دورہ کی تفصیلی رپورٹ مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر اور مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ کیرنگ پیش کریں گے۔

مظفر نگر اُتر پردیش میں سالانہ احمدیہ کانفرنس

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر احباب جماعت اتر پردیش کے مشورہ سے یہ طے ہوا تھا کہ امسال مظفر نگر میں جماعت احمدیہ کی نویں سالانہ کانفرنس منعقد ہو۔ چنانچہ یہ کانفرنس ۲۲، ۲۳ مئی دو روز کے لئے مظفر نگر میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے فرمائی۔ اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے کافی مشکلات و مخالفت کا سامنا ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام روکیں دُور ہو گئیں۔ اور مالوی برہمن کالج کے وسیع احاطہ میں یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔

جناب ڈی ایم صاحب ایس پی صاحب اور دیگر افسران حکام ضلع نے نظم و ضبط قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن انتظام و تعاون کیا فجزاھم اللہ۔

قادیان سے بھی علماء کرام نے شرکت کی۔ خاکسار اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ حیدر آباد بھی شریک ہوئے۔ اس کانفرنس میں غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی شریک ہوئے۔ اور تقاریر سے متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نیک نتائج ظاہر فرمائے۔

مَن اَنصاری اِلی اللہ

چونکہ احباب جماعت کا ایک حصہ چندہ وقف جدید کے ثواب میں شریک نہیں اس لئے بعض باتیں ان کو توجہ دلانے کے لئے درج ذیل کی جاتی ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے "من انصاری الی اللہ" کے نام سے ایک اشتہار میں فرمایا:۔

"...... اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین اسلام کے لئے ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ملک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں۔ اور بندگانِ خدا کو دعوت حق کریں تا حجت اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو"۔ (نشان آسمانی ص۵)

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وقف جدید کی تحریک کا آغاز فرمایا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے۔ اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ میں اس فرض کو تب بھی پورا کرونگا۔ وہ دن آ گئے ہیں۔ جب ساری دنیا احمدیت کے ذریعہ سے اسلام میں داخل ہوگی۔ اگر اس میں آپ کا حصہ نہیں ہوگا تو کتنی بدبختی ہوگی۔ اگر تم چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کے بڑھنے کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ تاکہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے۔ اور جو کام ہم نے مل کر شروع کیا تھا۔ وہ ہم اپنی آنکھوں سے کامیاب طور پر پورا ہوتا دیکھیں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"انتہائی محنت نام ہے۔ پوری اور وسیع قوت کو ہر لحاظ سے خرچ کر دینے کا۔ اسلام ہم سے اس قسم کی محنت کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ محنت کے بغیر نہ دنیا میں کوئی ترقی ہوتی ہے۔ اور نہ دنیا میں محنت کے بغیر کوئی ترقی ہوئی ہے۔"

"...... پس یہ ہے ایک مسلمان کی ذہنیت' یہ ہے ایک مسلمان کی شان' اور یہ ہے ایک احمدی کا طرہ امتیاز اس لئے تم محنت کرو۔ کیونکہ اسی میں ہماری راحت' اسی میں ہمارا سکون' اور یہی ہماری جنّت ہے۔"

عہدیداروں کا فرض ہے کہ اس چندہ وقف جدید میں تمام احباب کرام کو شامل فرمائیں۔ اور بر وقت اپنے وعدے بھجوائیں۔ اور بر وقت انکی وصولی کر کے رضائے الٰہی حاصل کریں۔

احباب کو یاد رہے کہ اس چندہ کا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے وعدے دسمبر یا جنوری میں آ جانے چاہئیں۔ لیکن ابھی تک تمام جماعتوں کے وعدے موصول نہیں ہوئے۔

انچارج وقف جدید قادیان

میلا پالئم (تامل ناڈو) میں نئے مشن ہاؤس کا قیام بقیہ صفحہ اوّل

اور سر چھپانے کو گھر نہیں۔ لیکن قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کا خواب دیکھ رہے ہیں وغیرہ۔ لیکن خدا تعالیٰ نے عرصۂ قلیل میں ان دونوں حکومتوں کو مسلمانوں کے پاؤں کے نیچے ڈال دیا۔ اسی طرح آج بے شک احمدیوں کے پاس دنیاوی مال و متاع نہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ ہماری تبلیغی سرگرمیاں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک دن ضرور کامیاب ہوں گی۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب انچارج مبلغ کیرلہ نے مشن ہاؤس کا افتتاح کرتے ہوئے جماعت احمدیہ میلا پالئم کا قیام اس کی ابتدائی حالت اور موجودہ کیفیت کا موازنہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا۔ اور جماعت احمدیہ میلا پالئم کو مبارک باد دی۔ اور یہ اعلان فرمایا کہ اس مسجد احمدیہ اور دارالتبلیغ کے دروازے متلاشیان حق کے لئے ہمیشہ کھلے رہیں گے۔

اس کے بعد مکرم عبدالوہاب صاحب ایم۔اے ریسرچ آفیسر سٹیٹ پلاننگ بورڈ۔ مکرم ایس۔ دی زین الدین صاحب بی۔ اے انسپکٹر جنرل آف رجسٹریشن مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت مدراس نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں اور ان کی کامیابیوں پر روشنی ڈالی۔

خاکسار کی صدارتی تقریر اور اجتماعی دُعا کے بعد یہ بابرکت تقریب نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔ جلسہ کے بعد سب حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

نمائش اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مشن ہاؤس کے نچلے ہال میں ایک خوبصورت نمائش ترتیب دی گئی جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کئے گئے قرآن کریم کے مختلف ترجمے۔ اور مختلف زبانوں کی کتابیں اور لٹریچرز اور اکناف عالم میں کی جانے والی تبلیغ کے بارے میں تصاویر اور نقشے وغیرہ خوبصورتی سے ترتیب دیئے گئے تھے۔ جلسہ ختم ہوتے ہی کثیر تعداد میں لوگ مشن ہاؤس میں آکر نمائش دیکھتے رہے اور جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اور کامیاب تبلیغی سرگرمیوں کو سراہتے رہے۔ اور یہ سلسلہ دونوں دن برابر جاری رہا۔

جلسہ سیرت النبی صلعم اُسی تاریخ کو رات کے ½۸ بجے زیر صدارت مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد علوی صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد اس علاقہ کے بہت ہی مشہور نعت خواں مکرم عمر خطاب صاحب احمدی نے حضرت رسول کریمؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی مدح میں تامل زبان میں نہایت خوش الحانی سے نعتیہ کلام پیش کئے۔ صاحب صدر نے حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت و سوانح اور آپ کی تعلیمات کے بارے میں مختصراً روشنی ڈالی۔ اس کے بعد عزیزہ محمودہ خانم۔ عزیزان مزمل احمد نوشاد احمد ناصر احمد اور بشارت احمد نے حضرت رسول کریم صلعم کی پاکیزہ زندگی کے چند ایمان افروز واقعات سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بچوں کی تقریریں بہت ہی پسند کی گئیں اور غیر احمدیوں نے آکر مبارک باد دی۔

اس کے بعد مکرم پی۔ ایس۔ اسمٰعیل صاحب۔ مکرم زین الدین صاحب (انگریزی میں) اور مکرم محی الدین علی صاحب نے موقعہ و محل کے مطابق تقریریں کیں۔

شور و غوغا دوران تقریر جلسہ گاہ سے ملحقہ گندگاہ پر چند نادان اکٹھے ہو گئے اور مخالفانہ شور و غوغا شروع کیا۔ اور گالی گلوچ کے ساتھ احمدیوں کے جذبات کو برانگیختہ کرتے ہوئے جلسہ میں گڑبڑ کرنے کی ناپاک کوشش کی لیکن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدی دوستوں کے صبر و تحمل کے نتیجہ میں نیز اُسی محلہ والوں کی دخل اندازی کی وجہ سے مخالف اپنی ناپاک کوشش میں ناکام رہے۔ بلکہ جلسہ گاہ میں زیادہ سے زیادہ لوگ آکر جمع ہونے لگے۔ اس طرح یہ جلسہ رات کے ۱۱ بجے تک نہایت شاندار اور کامیابی کے ساتھ جاری رہا۔

تبلیغی جلسہ دوسرے دن ۱۵ رمئی کو رات کے ½۸ بجے زیر صدارت مکرم مولوی محمد ہادی صاحب فاضل وسیع پیمانہ پر تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم ایس۔ دی۔ زین الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم عمر خطاب صاحب کی تامل نظم اور مختصر صدارتی تقریر کے بعد عزیزگان ناصر احمد اور بشارت احمد نے زندہ خدا اور زندہ رسول کے عنوانوں پر تقریر کی۔

مکرم ڈاکٹر میران شاہ صاحب زعیم انصار اللہ مدراس نے وفات عیسیٰؑ پر اور مکرم سلطان احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے متعلق مختصر تقریریں کیں۔

اس کے بعد خاکسار نے مختلف احمدی مسائل پر اور خاص کر مسئلہ ختم نبوت پر تقریباً ½۱ گھنٹہ تقریر کی۔ اسی طرح مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے معراج کی حقیقت کے موضوع پر ایک گھنٹہ روشنی ڈالی۔ آخر میں مکرم محی الدین علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے متعلق حضرت رسول کریم صلعم کی مختلف پیش خبریوں کے بارے میں ذکر فرمایا۔

آخر میں صاحب صدر نے بتایا کہ ارسال رسل خدا تعالیٰ کی ایک قدیمی سنت ہے۔ جو تا قیامت جاری رہے گی۔ حضرت رسول کریم صلعم کی آمد سے روحانی دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوا۔ آئندہ قیامت تک حضرت رسول کریمؐ کے توسط سے اور آپ کی کامل پیروی اور غلامی کے نتیجہ میں ہی نبوت جاری رہے گی۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے مقام نبوت کی تشریح کی۔

مکرم حسن ابوبکر صاحب M.E. B.Sc. کی طرف سے شکریہ کے ساتھ اجتماعی دعا کے بعد یہ کامیاب جلسہ رات کے ½۱ بجے نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

تربیتی اجلاس اور ایک خاندان کا قبول احمدیت

مورخہ ۱۵ رمئی بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ خاکسار نے اور مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے بیعت کی اہمیت۔ اس کے شرائط پر روشنی ڈالتے ہوئے احمدیوں کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد ۵ افراد پر مشتمل ایک خاندان بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوا۔ نیز کوچار سے آئے ہوئے ایک اور دوست نے بھی بیعت کی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ اور مدرسہ احمدیہ کا قیام

تربیتی اجلاس کے بعد یہاں پہلی دفعہ لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ خاکسار نے لجنہ اماء اللہ کے قیام کی اہمیت اور اس کی ضرورت پر روشنی ڈالنے کے بعد عہدیداران کا انتخاب کیا۔

اسی طرح بچوں کی دینی تعلیم کے پیش نظر مشن ہاؤس میں مدرسہ احمدیہ کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ یہاں کے احمدی بچوں اور بچیوں کے علاوہ کچھ غیر احمدی بچوں نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے دعاؤں کے ساتھ مدرسہ احمدیہ کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

تبادلہ خیالات دونوں روز مشن ہاؤس میں خوب چہل پہل رہی۔ جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے غیر از جماعت افراد آتے رہے۔ اور مختلف احمدی مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

مورخہ ۱۶ رمئی صبح ۱۰ بجے منعقدہ مجلس عاملہ کے اجلاس میں مختلف تبلیغی و تربیتی اُمور کو تشکیل دی۔

مقامی اخباروں میں مشن کی افتتاحی تقریب اور جلسوں کی رپورٹیں نمایاں طور پر شائع ہوئیں۔

بالآخر قارئین کرام کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں مشن ہاؤس کا قیام ہر جہت سے بابرکت ثابت ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ افراد کو احمدیت کی حقیقت سمجھتے ہوئے اس کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس مشن ہاؤس کے قیام میں جن احباب نے مالی لحاظ سے اور دیگر ہر طرح کا تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا فرمائے زیادہ سے زیادہ خدماتِ دین بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مدرسہ احمدیہ قادیان کے چند فارغ التحصیل طلباء امسال مولوی فاضل کا امتحان دے رہے ہیں۔ نیز مدرسہ احمدیہ کی جملہ کلاسوں کے امتحانات مورخہ ۱۲ ۶/۷۵ و ۲۲ ۶/۷۵ کو شروع ہو رہے ہیں۔ ان سب طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ جاوید اقبال اختر

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں انکی کامل صحت کے لئے تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دُعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار عبداللطیف سندھی قادیان

۳۔ خاکسار کے سب سے چھوٹے بیٹے کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی ہے۔ خاکسار نے سکریٹری صاحب مال کے پاس ۱۵/ روپے درویش فنڈ میں جمع کرائے ہیں۔ تمام احبابِ جماعت سے بچے کی کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار
یوموٹیدو کوڈالی۔

رپورٹ ہائے جلسہ یوم خلافت

جماعت احمدیہ سکندر آباد

جماعت احمدیہ سکندر آباد نے جلسہ یوم خلافت ۲۵ر مئی ۱۹۷۵ء کو بعد نماز عصر بمقام مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ سکندر آباد زیر صدارت محترم سیٹھ احمد حسین صاحب جنرل سکریٹری جماعت احمدیہ حیدر آباد منایا۔ ہمارے اس جلسہ کے دو اجلاسات تھے پہلے اطفال الاحمدیہ نے اپنا جلسہ یوم خلافت منایا پھر ان کے فوراً بعد دوسرا اجلاس بڑوں نے منایا۔ ہر دو اجلاسات کی صدارت محترم سیٹھ احمد حسین صاحب نے ہی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری اچھی تھی اور مستورات بھی شریک جلسہ رہیں۔

سب سے پہلے عزیز رشید احمد نے تلاوت کی۔ بعد ازاں عزیز سلیم احمد اور عزیز داؤد الہ دین نے مل کر حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پڑھا۔ اس کے بعد عزیز نسیم احمد نے رسالہ "الوصیت" سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ عزیز سلطان محمد نے اخبار بدر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ انیس احمد نے جماعت احمدیہ کو جو دائمی نعمت ملی اسکی تفصیل بیان کی۔

اس کے معاً بعد جماعتی جلسہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم محمد حنیف صاحب نے تلاوت پاک کی اور منور احمد نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھکر سنائے۔ بعد ازاں محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندر آباد نے خلافت کے مختلف زاویوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ جب خلافت قائم ہو جاتی ہے تو توحید مضبوط ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد پھر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھکر سنائے۔ اسکے بعد مکرم الحاج سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب نے تقریر فرمائی اور آپ نے بتایا کہ یہ خلافت احمدیہ کی برکت ہے کہ امریکہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں قائم ہیں۔ اور خوب کام کر رہی ہیں۔ اس کے بعد مکرم منصور احمد صاحب نے نظم پڑھی بعد ازاں خاکسار نے الفضل ۱۹۲۵ء سالانہ نمبر سے ایک مضمون پڑھکر سنایا۔ اسکے بعد صاحب صدر نے مختصر سی باتیں بیان کیں۔ اور کچھ پرانے حالات بیان کئے۔ بعد ازاں سیٹھ یوسف احمد صاحب الہ دین نے شکریہ ادا کیا۔ اور صدر صاحب کی دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار بشیر الدین الہ دین
سکریٹری تعلیم وتربیت۔

جماعت احمدیہ آسنور

آسنور میں مورخہ ۸ر مئی کو مسجد احمدیہ آسنور میں جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔

جلسہ کا آغاز زیر صدارت محترم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل۔ تلاوت کلام پاک مکرم محمد امین صاحب نائیک اور مکرم بدرالدین صاحب ڈار کی نظم سے ہوا۔

سب سے پہلی تقریر خاکسار کی "خلافت ثالثہ کے برکات" کے موضوع پر ہوئی۔ اس کے بعد مکرم مولانا مولوی غلام احمد شاد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے تقریر کی صدارتی خطاب کے بعد یہ اجلاس بعد دعا برخواست ہوا۔

خاکسار۔ عبدالحکیم سکریٹری مجلس خدام الاحمدیہ

جماعت احمدیہ بھدرواہ

بھدرواہ میں مورخہ ۲۷ر مئی زیر صدارت مکرم عبد الغفار صاحب گنائی جلسہ یوم خلافت کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک عزیز ملک محمد اقبال صاحب ناگو نے کی۔ بعدہ مکرم عبد الرشید صاحب بٹ نے (جو کہ غیر احمدی ہیں) نظم پڑھی۔

سب سے پہلے مکرم محمد اقبال صاحب گنائی نے "مقام خلافت" کے موضوع پر تقریر کی بعدہ مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب سکریٹری تعلیم وتربیت نے "برکات خلافت" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد عزیزم فاروق احمد صاحب پرویز نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم میر عبدالقیوم صاحب نے "خلافت ثالثہ کی اہم تحریکات" کے موضوع پر تقریر کی۔

اور اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار نے جماعت احمدیہ میں خلافت اور اسکی اہمیت و ضرورت کے موضوع پر آیت استخلاف کی روشنی میں کی۔ آخر میں صدر جلسہ نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے اجلاس کی کارروائی ختم کرنے کا اعلان فرمایا۔

خاکسار عبدالرشید ضیاء مبلغ بھدرواہ

لجنہ اماء اللہ بھدرواہ

مورخہ ۷ر مئی کو لجنہ اماء اللہ بھدرواہ کے زیر اہتمام بوقت دو بجے دن جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ نے برعایت پردہ کی۔

تلاوت قرآن کریم مکرمہ سلیمہ بانو صاحبہ نے کی۔ بعدہ عزیزہ نصرت بانو صاحبہ خان نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرمہ سلیمہ بانو صاحبہ میر نے تقریر کی عنوان تھا "جماعت احمدیہ میں خلافت" اس کے بعد محترمہ استانی ممتاز بانو صاحبہ ثانی نے "خلافت کی اہمیت وضرورت" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ عزیزہ زاہدہ بانو ملک نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد اس جلسہ کی تیسری تقریر خاکسارہ شمشاد بانو ملک سکریٹری تعلیم وتربیت کی "خلافت ثالثہ کے دور کی اہم تحریکات" کے موضوع پر ہوئی اور آخر میں مولوی صاحب موصوف نے صدارتی تقریر کی۔

خاکسارہ۔ شمشاد بانو ملک سکریٹری

جماعت احمدیہ کیرنگ

مورخہ ۲۷ر مئی کو خاکسار کی صدارت میں جماعت احمدیہ کیرنگ میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم جناب حسام الدین خان صاحب معلّم نے تلاوت کی مکرم شفیق الدین صاحب نے نظم پڑھی۔

سب سے پہلے مکرم شمس الحق صاحب ایم۔ اے نے "نظام خلافت اور اطاعت" کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد مکرم گلاب الدین صاحب نے "مقام خلافت" پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترم عبدالمطلب خان صاحب صدر جماعت احمدیہ نے "برکات خلافت" پر تقریر کی۔ آخری تقریر خاکسار کی تھی خاکسار نے آیت استخلاف پڑھ کر خلافت کی ضرورت اہمیت کو احسن رنگ میں بیان کیا۔

خاکسار عبدالحلیم مبلغ جماعت احمدیہ کیرنگ

کرونا گپلّی (کیرلا) میں دو روزہ کامیاب تبلیغی جلسے

مرتبہ مکرم محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ ۔۔۔۔۔ نزیل کرونا گپلّی

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی ہدایت کے مطابق میلا پالم کے جلسوں سے فارغ ہو کر خاکسار مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ انچارج کیرالہ کے ہمراہ مورخہ ۷ر مئی کو کرونا گپلّی پہنچا۔ ایک روز قبل ہی مبلّغ مقامی مکرم مولوی محمد علوی صاحب فاضل یہاں آئے ہوئے تھے۔ یہاں مورخہ ۷ر اور ۸ر مئی بروز بدھ اور منگل دو الگ الگ محلّوں میں تبلیغی جلسے منعقد ہوئے۔

پہلا دن کرونا گپلّی کے ایک دیدہ زیب اور خوبصورت محلّہ میں تاریل کے جھاڑوں کے زیر سایہ خوش نما ماحول میں مکرم مولوی ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے صاحب صدر نے جماعت احمدیہ کے خلاف پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے عقائد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد علوی صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر مختصراً خطاب کرتے ہوئے مختلف قرآنی آیات اور ارشادات نبوی کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے موقف کی وضاحت کی۔

آخر میں خاکسار نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بارے میں مختلف کتب سابقہ میں بیان کردہ علامات کا ذکر کرتے ہوئے مختلف نقطہ نگاہ سے حضرت مہدی مسیح علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔

مکرم صاحب صدر نے بعض احمدی مسائل پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد پہلے دن کا جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن یہاں کے تیج نگر میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم محمد کنجی صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرتے ہوئے اس کے ذریعہ اکناف عالم میں ہو رہی تبلیغی سرگرمیوں کی طرف روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد علوی صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر ایک سیر حاصل تقریر کی۔

مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب نے آیت استخلاف کی روشنی میں تقریر کرتے ہوئے خلافت احمدیہ کی عظیم الشان برکات مختلف تاریخی اور واقعاتی پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان فرمائیں۔ آپ کی تقریر ۱½ گھنٹہ تک رہی۔

آخر میں خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں ختم نبوت کی حقیقت بیان کی اور مختلف آیات قرآنی کی روشنی میں اجرائے نبوت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام نبوت کی وضاحت کی۔

مکرم سکریٹری صاحب تبلیغ کے شکریہ کے بعد رات کے ½۱۰ بجے یہ جلسہ نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ ایک معقول تعداد میں غیر احمدی تعلیمیافتہ افراد شریک ہوئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تقریروں میں دیرپا اور نتیجہ خیز اثر پیدا فرمائے۔ آمین۔

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ (سکریٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۴۱۴۳ :- میں محمد حمید کوثر ولد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب درویش قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں جس سے ماہوار ۱۴۰/- روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری زندگی میں جو جائیداد آئندہ پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ محمد حمید کوثر۔ گواہ شد۔ عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ گواہ شد۔ محمد عبد اللہ سکریٹری بہشتی مقبرہ قادیان۔

وصیت نمبر ۱۴۱۴۴ :- منکہ بشریٰ داؤد زوجہ مکرم بی۔ ایم داؤد احمد صاحب قوم احمدی پیشہ معلم ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ زر مہر مبلغ پانچ ہزار روپے ۵۰۰۰/- بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی کل ۲۳ سورن ہے جس کی قیمت ۹۲۰۰/- روپے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نصرت گرلز سکول میں پڑھاتی ہوں ماہوار تنخواہ ۱۴۱/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ زندگی میں جو جائیداد پیدا کروں گی یا آمد میں اضافہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ بشریٰ داؤد۔ گواہ شد۔ داؤد احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ جاوید اقبال اختر

وصیت نمبر ۱۴۱۴۵ :- منکہ امۃ العلیم بنت محمد حسین صاحب درویش قوم سندھو راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ گھڑی ایک عدد قیمت ۱۰۰/- روپے۔ ۲۔ زیور ہاتھ طلائی ایک۔ ۳۔ کانٹے نو ماشہ۔ ۴۔ انگوٹھی تین ماشہ کل وزن ۲ تولہ ۱۰۰۰/- روپے چاندی کا چین ۲۵/- روپے۔

کل رقم ایک ہزار پچیس روپیہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو پانچ روپے ماہوار کے حساب سے ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ آئندہ جو بھی جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ۔ امۃ العلیم۔ گواہ شد۔ محمد حسین درویش۔ گواہ شد۔ نعیم احمد عارف

وصیت نمبر ۱۴۱۲۸ :- منکہ منورہ سلطانہ بنت مکرم چوہدری سعید احمد صاحب قوم جٹ بہار پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی کسی قسم کی آمد ہے۔ لیکن نظام وصیت میں شامل ہونے کی شدید خواہش ہے۔ اس لئے میں وصیت کرتی ہوں کہ جب بھی کوئی آمد کی صورت پیدا ہوگی میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی بطور حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ اسی طرح جب بھی جائیداد کی کوئی صورت ہوگی۔ اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو دے دوں گی اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ منورہ سلطانہ۔ گواہ شد۔ سعید احمد والد موصیہ۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد۔

وصیت نمبر ۱۴۱۲۹ :- منکہ صادقہ سلطانہ بنت مکرم چوہدری سعید احمد صاحب قوم جٹ بہار پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ لیکن نظام وصیت میں شامل ہونے کی شدید خواہش ہے۔ میری اس وقت کوئی کسی قسم کی آمد بھی نہیں ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ آئندہ جب بھی کوئی آمد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ میں حصہ آمد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اسی طرح جب بھی کوئی جائیداد ہوگی اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو دے دونگی اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر جو بھی کسی قسم کا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور ان کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ صادقہ سلطانہ۔ گواہ شد۔ سعید احمد۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد۔

وصیت نمبر ۱۴۱۳۰ :- منکہ مبارکہ طیبہ بنت مکرم چوہدری سعید احمد صاحب قوم جٹ بہار پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی آمد ہے۔ لیکن نظام وصیت میں شامل ہونے کی شدید خواہش ہے اس لئے میں وصیت کرتی ہوں کہ جب بھی کوئی آمد کی صورت پیدا ہوگی میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی بطور حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ اسی طرح جب بھی جائیداد کی کوئی صورت ہوگی اسکی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو دے دوں گی۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہوگا میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ مبارکہ طیبہ۔ گواہ شد۔ چوہدری سعید احمد۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد۔

وصیت نمبر ۱۴۱۳۸ :- میں نعیم احمد عارف ولد محمد حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ دستکاری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ جنوری ۱۹۷۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میں دستکار ہوں۔ جس سے ۱۵۰/- روپے ماہوار آمد ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ زندگی میں جو جائیداد پیدا کروں گا۔ یا آمد میں اضافہ ہوگا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بوقت وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ نعیم احمد عارف۔ گواہ شد۔ مستری محمد حسین درویش۔ گواہ شد۔ نثیر احمد خاں

قافلہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۵ء

خواہشمند احباب ابھی سے تیاری شروع کردیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ نظارت امورعامہ قادیان کی طرف سے جلسہ سالانہ ربوہ کے قافلہ کی منظوری کے لئے وزارت خارجہ بھارت سرکار کی خدمت میں درخواست بھجوادی گئی ہے۔ لہذا اس قافلہ میں شمولیت کے خواہشمند احباب ابھی ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ کیونکہ اس سلسلہ میں متعدد مشکلات میں سے گزرنا ہوگا۔ مثلاً سب سے پہلا مرحلہ انٹرنیشنل پاسپورٹ بنوانے کا ہے۔ ہر دوست کو مقامی طور پر اس کے لئے کوشش کرنی ہوگی۔ جس میں پاکستان کا اندراج ضروری ہے۔ ② پاسپورٹ بن جانے کے بعد سوس ایمبیسی (Swiss Embassy) کے ذریعہ ویزا لینے کی کارروائی کرنی ہوگی۔ چونکہ دونوں ممالک کے درمیان براہ راست سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔ لہذا ویزا حاصل کرنے میں بھی کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ③ اس قافلہ میں شمولیت کے خواہشمند احباب اپنی اپنی جماعت کے امراء اور صدر صاحبان کی وساطت سے اُن کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں جلد از جلد بھجوادیں۔ تاکہ درخواست دہندگان کی تعداد کو قافلہ کی محدود تعداد کے مطابق ترتیب دے کر فہرست کو آخری شکل دی جاسکے۔ ④ جن دوستوں کے انٹرنیشنل پاسپورٹ تیار ہوں اور ان میں پاکستان کا نام بھی درج ہو، ایسے دوست اپنے پاسپورٹ کا نمبر۔ تاریخ اجراء۔ تاریخ اختتام (Valid up to) اور مقام اجراء وغیرہ کوائف بھی اپنی درخواست کے ہمراہ ارسال فرمادیں۔ ⑤ حصول ویزا کے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

ناظر امور عامہ قادیان

بہترین تعاون کے لئے شکریہ

چونکہ شدید ترین مہنگائی کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ پر کافی بار پڑ رہا ہے اس لئے نظارت ہذا کی طرف سے بہت سے احباب اور جماعتوں سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ ممکن حد تک اپنے چندوں میں اضافہ کریں۔ چنانچہ اب تک اِن احباب کی طرف سے چندوں میں اضافہ کرنے کی اطلاعات آچکی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب شاہجہانپور۔

۲۔ مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور۔

اللہ تعالےٰ دوسرے احباب اور جماعتوں کو بھی مخلصانہ تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مکرم قریشی سعید احمد صاحب کی علالت

بدر کے گزشتہ شمارہ میں قریشی سعید احمد صاحب درویش کی بیماری (بعارضہ قلب) کی خبر شائع کرتے ہوئے دُعا کی درخواست کی گئی تھی۔ اور ان کے اپریشن کے کامیاب ہونے کی بھی۔ وہ ابھی تک لدھیانہ کے .C. M. C ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ مرض کی شدّت کے پیش نظر احباب کرام سے خاص دُعاؤں کی درخواست ہے۔ ٹانگ کے اپریشن کے بعد کمزوری کافی ہوگئی ہے۔ اِس لئے ۱۵ ر جون کو خُون کی تین بوتلیں مزید دینا پڑیں۔ عزیز عبد الرشید صاحب بدر بھی اپنے رسُوخ اور ہمدردی کو بروئے کار لارہے ہیں۔ اور بعض نوجوانوں کو باری باری تیمار داری کے لئے بھجوایا جارہا ہے۔ احباب کرام اس درویش بھائی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔

نوٹ: دِل کی بیماری کے نتیجہ میں ٹانگوں کی رگوں میں Embolism ہوگئی تھی دونوں ٹانگوں کی رگوں کی Embolectomy کی گئی اور دائیں پنڈلی کی Fasciotomy کی گئی۔ (ایڈیٹر)

درخواستِ دُعا۔ مکرم وی عبد الرحیم صاحب بمبئی کے کاروبار میں برکت کے لئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار جاوید اقبال اختر

احمدیہ سالانہ کانفرنس صوبہ کشمیر

احباب جماعت ہائے احمدیہ صُوبہ کشمیر کی اطلاع کے لیۓ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال **۸ - ۹ ر اگست** (بروز جمعہ و ہفتہ) کی تاریخوں میں موضع **یاری پُورہ** میں سالانہ کانفرنس منعقد کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لہذا تمام احباب سے درخواست ہے کہ دُعاؤں سے۔ تعاون سے۔ اور اخراجات کیلئے زیادہ سے زیادہ مالی پیشکش سے **کانفرنس** کو کامیاب بنائیں۔ جملہ رقوم اس فنڈ میں مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ یاری پُورہ کو بھجوائی جائیں۔ محترم عبد الحمید صاحب ٹاک کو کانفرنس کے لیۓ صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔ اندرون و بیرونِ ریاست سے آنے والے مندوبین حضرات اُن سے رابطہ قائم فرمائیں۔ اُن کا ایڈریس درج ذیل ہے:-

مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک۔ صدر مجلسِ استقبالیہ۔

بمقام یاری پورہ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع اننت ناگ (کشمیر)

المُعلن

غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ مسجد احمدیہ نزد آئی جی پی آفس سرینگر

جلسہ سالانہ قادیان کیلئے ٹکٹوں کی ریزرویشن

ریل میں سفر کرنے کے لئے اب سال میں کسی وقت بھی ریزرویشن ہوسکتی ہے۔ قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے دوست ابھی سے ریزرویشن شروع کرادیں۔ ورنہ بعد میں دِقت پیش آئے گی آجکل ریزرویشن میں مشکلات ہوتی ہیں۔

② واپسی ریزرویشن از امرتسر کیلئے نظارت تبلیغ یا دفتر جلسہ سالانہ قادیان کو رقم بھجوا کر جملہ ضروری کوائف لکھ دیئے جائیں۔

③ بڑی بڑی جماعت (گزشتہ سال حیدرآباد) کی طرح اس سال اپنے ہاں سے ریلوے بوگی لانے کی کوشش شروع کردیں۔ خصوصاً جماعت احمدیہ مدراس وکیرالہ، مدراس سے۔ جماعتہائے احمدیہ اُڑیسہ وبنگال کلکتہ سے۔ کشمیر کی جماعتیں چارٹرڈ بسیں کرایہ پر لیں۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

سو فیصد ادائیگی کرنیوالی جماعت کٹک وصالح نگر

بدر کے ۵ ر جون کے شمارہ میں نوّے سے سو فیصد اور سو فیصد سے زائد لازمی چندہ جات ادا کرنیوالی جماعتوں کی فہرست شائع ہوئی تھی۔ افسوس ہے کہ اس فہرست میں جماعت کٹک (اڑیسہ) اور صالح نگر (یو۔پی) کے نام غلطی سے رہ گئے تھے حالانکہ ان جماعتوں نے بھی سو فیصد سے زائد ادائیگی کی ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں جماعتوں کے احباب اور عہدیداران کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

ہمارے پیارے امام ہمام نے فرمایا

"جماعت کے جو احباب مالی قربانیاں دیتے ہیں وہ مختلف قسموں میں بٹے ہوئے ہیں۔ پہلی قسم ملازم پیشہ احباب کی ہے جن کی آمدنیاں بندھی ہوئی ہیں۔ دوسری قسم تجارت پیشہ اصحاب کی ہے۔ جن کی آمدنی کا انحصار تجارت میں نفع پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے۔ ہر سال بحیثیت مجموعی جماعت کے مالوں میں ہمیں بہت برکت نظر آتی ہے۔ اور تجار حضرات پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ اُن کی آمد میں بھی فرق پڑا ہے۔ پہلے آہستہ آہستہ پڑ رہا تھا۔ لیکن اس سال قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے بہت نمایاں فرق پڑا ہے۔ اس تبدیلی سے جو افراطِ زر کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے تجارت پیشہ اصحاب کی آمدنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ پس اُنہیں باہمی مشورے کرنے چاہئیں۔ اور اپنے اپنے حصّہ کا بجٹ پُورا کرنا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

ناظر بیت المال آمد قادیان

درویش فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک ضروری ارشاد

"ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ قادیان کے درویشوں کی ضروریات کا خیال رکھے۔ قادیان اور اس کے گرد و نواح میں درویشان کے لئے کاروبار کی کوئی ایسی صورت نہیں ہے جس سے درویش اپنے اخراجات خود پورے کر سکیں۔ سوائے ایک درجن کے قریب افراد کے مرکزِ قادیان میں مقیم بقیہ جملہ افراد کے اخراجات کی ذمہ داری صدر انجمن احمدیہ قادیان پر ہے۔"

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"دراصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فرض ہے لیکن تقدیر الٰہی کے ماتحت ایک حصّہ کو قادیان سے نکلنا پڑا۔ اور دوسرے حصّہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمتِ دین بجا لاویں۔ پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں۔ اور اُنہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچائیں جو توجہ کے انتشار کا باعث ہو۔ حقیقتاً ہم پر درویشوں کا یہ احسان ہے کہ بھاری قربانی کر کے قادیان میں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں۔ پس یہ امداد ہرگز صدقہ و خیرات کے رنگ میں نہیں بلکہ ایک محبت کا تحفہ ہے۔ جو شکر اور قدردانی کے رنگ میں ہم پاہندوستانی دوست درویشوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں آج سے پندرہ سال قبل درویش فنڈ کی تحریک کا اجراء کیا گیا تھا۔ اس تحریک کے ابتدائی تین چار سال میں مخلصینِ جماعت نے درویش فنڈ کی مد میں پوری دلچسپی سے حصّہ لیا۔ اور اس تحریک میں معقول آمد ہوتی رہی۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے اس آمد میں بہت کمی واقع ہوئی ہے حالانکہ قادیان میں احمدی آبادی میں اضافہ اور بوجہ مہنگائی اخراجات کا بوجھ پہلے سے بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا احبابِ جماعت بالخصوص جماعت کے صاحبِ حیثیت مخیر احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کے علاوہ درویش فنڈ کی تحریک میں بھی زیادہ سے زیادہ حصّہ لے کر مرکزِ قادیان سے تعاون فرماویں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کو اس کی توفیق بخشے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

بدر نہ ملنے کی شکایت

مکرم مینیجر صاحب بدر سے کی جائے۔ اور اگر چندہ بدر کے بارہ میں کچھ لکھنا ہو تو وہ بھی مینیجر صاحب بدر کو ہی لکھا جائے۔ **مضامین** کے بارہ میں کوئی ارشاد یا استفسار ہو تو ایڈیٹر کو مخاطب فرمائیں۔

(ایڈیٹر بدر)

منظوری انتخاب عہدیدارانِ لجنات اماء اللہ بھارت

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم اکتوبر ۱۹۷۴ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۷۷ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ پینگاڈی

عہدہ	نام
صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ بی کنجی عائشہ صاحبہ
نائب صدر	" کے پی کنجی عائشہ صاحبہ
جنرل سیکرٹری	" بی۔ طیبہ صاحبہ
نائب " "	" ایم۔ سعیدہ صاحبہ
سیکرٹری مال	" ڈاکٹر مبارکہ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کیندرا پاڑہ

عہدہ	نام
صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ
سیکرٹری	" جمیلہ بیگم صاحبہ
" مال	" فائق النساء صاحبہ
" تعلیم	" مہر النساء صاحبہ اُمّ الابرار

لجنہ اماء اللہ پدنپدہ

عہدہ	نام
صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ زیب النساء صاحبہ
سیکرٹری	محترمہ حبیبہ خاتون صاحبہ
" مال	" " "

لجنہ اماء اللہ کٹک

عہدہ	نام
صدر لجنہ اماء اللہ	محترمہ نجم النساء صاحبہ
نائب صدر	" امۃ الرشید صاحبہ
جنرل سیکرٹری	" زیب النساء صاحبہ بی اے بی ایڈ
نائب " "	" مبارکہ بیگم صاحبہ بی اے بی ایڈ
سیکرٹری تعلیم و تربیت	" امۃ الرفیق صاحبہ
" تبلیغ	" زکیہ سلطانہ صاحبہ
" تحریک جدید	" فاننہ خاتون صاحبہ
" وقفِ جدید	" ناصرہ حق صاحبہ
" وصایا	" محتشمہ خاتون صاحبہ
" صد سالہ جوبلی فنڈ	" خمسۃ بی بی صاحبہ
" خدمتِ خلق	" سیدہ حدیقہ خاتون صاحبہ
" مال	" رحیمہ رحیم صاحبہ۔

غیر ممالک میں اساتذہ کی ضرورت

بعض بیرونی ممالک میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ان مضامین میں ایم۔ اے کی سند رکھنے والے احباب جماعت اپنی درخواستیں امیر یا صدر جماعت کی وساطت اور سفارش کے ساتھ نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔

انگریزی۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ بیالوجی۔ زراعت۔ فزیکل ایجوکیشن۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

شکریۂ احباب

ہمارے ابا جان (حضرت سید وزارت حسین صاحب مرحوم اوڑین) کی وفات پر ہمیں مسلسل عزیز و اقارب اور بزرگوں کے تعزیتی خطوط مل رہے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دیا جا رہا ہے۔ لیکن اتنے سارے خطوط کا شاید جواب دینا ممکن نہ ہو۔ اس لئے میں بدر کے ذریعہ ان تمام احباب کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے ساتھ دلی ہمدردی اور غم کا اظہار کیا ہے۔

سید مبشر احمد۔ اوڑین۔

تصحیح

بدر مجریہ ۲۹ مئی ۷۵ء میں صفحہ ۱۱ پر اعلاناتِ نکاح کے عنوان کے تحت محمد اسماعیل صاحب مرحوم کی بچی کے نکاح کے اعلان کی تاریخ غلطی سے ۶ مئی شائع ہو گئی ہے صحیح تاریخ ۴ مئی ہے۔ (ایڈیٹر)